سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Registered with the registrar of news paper for India at No. R. N. 61/57

Regd. No. P.G.D. P-3

Phone No. 35

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اول

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہفت روزہ بدر قادیان

خلافت نمبر

بابت

۲۵ رجب ۱۴۰۲ ہجری

بمطابق

۲۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

۲۰ مئی ۱۹۸۲ء

جلد ۳۱ | شمارہ ۲۰

شرحِ چندہ

سالانہ ——— ۲۶ روپے

ششماہی ——— ۱۳ روپیہ

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۷ روپے

فی پرچہ ——— ۶۰ پیسے

خصوصی نمبر ——— ایک روپیہ

اِس شمارے میں !!

"جس شخص کو بھی

اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دِل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا ۔ اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لیے اتنی دُعائیں کرے کہ دُعا کرنیوالے ماں باپ نے بھی آپ کیلئے اتنی دُعائیں نہ کی ہونگی "۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اِداریہ

قیامِ خلافتِ راشدہ کے ذریعہ حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے مقصدِ بعثت کی تکمیل

احمدیت ایک بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے ۔ جو اُنیسویں صدی کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے اِذن اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق مسیح وقت و مہدیٔ دوران سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُنیا میں قائم ہوئی ۔ اس الٰہی تحریک کا حقیقی مشن اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کا وہ مکمل اور دائمی قانون جو آج سے چودہ سو سال قبل وادیٔ بطحا میں سرورِ کائنات وفخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود پر نازل ہُوا تھا ، اس کی رُوحانی فرمانروائی کو پُوری آب وتاب کے ساتھ روئے زمین کے چپہ چپہ پر قائم کر دیا جائے ۔ خود مفسّرینِ قرآن بھی اس امر پر متفق ہیں کہ آیتِ قرآنی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ..... الخ (مائدہ : ۴) میں جس تکمیلِ شریعت کا اعلان کیا گیا ہے اس کی تکمیلِ اشاعت حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی بعثت اور آپؑ کی قائم کردہ رُوحانی جماعت سے وابستہ کی گئی ہے ۔ جیسا کہ حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ تحریر فرماتے ہیں :—

"ازاں جملہ بعض مواعید کا ایفاء ہے کہ حق جلّ وعلا نے اپنے رسُول کو ان سے موعود فرمایا ۔ پس ان میں سے بعض کا ایفاء پیغمبرؐ کے ہاتھ سے ہُوا اور بعض کی آپؐ کے نائبوں کے ہاتھ سے تکمیل ہوئی ۔ چنانچہ ارشاد ہے : هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (توبہ وغیرہ) (یعنی) وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب ادیان سے ممتاز کر دے ۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ ظہورِ دین کی ابتداء پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں ہوئی ۔ اور اس کی تکمیل حضرت مہدی علیہ السّلام کے ہاتھ سے ہوگی "۔ (منصبِ امامت ص ۷۲)

بزرگان وعلماءِ سلف کے اِس متفق علیہ فیصلہ کی روشنی میں اُمتِ مُسلمہ کا بھی اس امر پر اجماع ہے کہ تکمیلِ اشاعتِ دین مسیح اور مہدیؑ کے زمانہ میں مقدّر ہے ۔ مگر قانونِ طبعی کے ماتحت انسان کی عمر چونکہ محدود ہے جبکہ اکنافِ عالَم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا مقدّس فریضہ ایک طویل مدت تک منظّم اور منصوبہ بند کوششوں کا تقاضا کرتا ہے ۔ لہٰذا اس اہم مشن کی تکمیل کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے بعد خلافتِ راشدہ کا ویسا ہی بابرکت نظام قائم ہونا ضروری ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثتِ اُولیٰ کے بعد قائم ہُوا تھا ۔ فرمانِ نبویؐ : ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ) کے مطابق بھی خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ کا یہ سُنہری دَور حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے زمانہ مبارک سے وابستہ کیا گیا ہے ۔

خدائی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی ان پیش خبریوں کے مطابق مقدّس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام نے " براھینِ احمدیہ " کی تصنیف کے ذریعہ ۱۸۸۰ء میں تکمیلِ اشاعتِ دین کے اس نئے اور تابناک دَور کی بُنیاد رکھی ۔ لیکن اس کی تکمیل چونکہ تین سو سال میں ہونی مقدّر تھی اِس لئے آپؑ نے اپنی جماعت کو نظامِ خلافت کی قیادت میں اس بابرکت آسمانی مہم کے تا قیامت جاری رہنے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا :—

" تمہارے لئے دُوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے ۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے ۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ۔ اور وہ دُوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں ۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی "۔ (رسالہ الوصیت ص ۷)

چنانچہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السّلام کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعتِ احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ کے قیام کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی اس قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہُوا جس کے مظہرِ اوّل سیدنا حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قرار پائے ۔ آپؓ نے اپنے آقا ومطاع سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے اس اہم مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا اور اس کی تکمیل کے لئے بیرونِ مُلک انگلستان اور مصر میں دو فعّال تبلیغی مراکز قائم فرمائے ۔

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہٗ تھے ۔ آپؓ کا ۵۲ سالہ بابرکت عہدِ خلافت تبلیغ و اشاعتِ دین کی اس بابرکت آسمانی مہم میں ایک درخشندہ وتابناک دَور کی حیثیت رکھتا ہے ۔ کم وبیش نصف صدی پر محیط اِس عرصہ کے دَوران چالیس سے زائد ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے فعّال اور مستقل تبلیغی مشنوں کا قیام عمل میں آیا ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی وفات کے بعد ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے قُدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب فرمایا ۔ آج ہم بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی افضال و برکاتِ سماوی سے معمور آپ کے مبارک و مسعود دَورِ خلافت کی ۱۷ ویں بہار دیکھ رہے ہیں ۔ اِس مختصر سی مُدت کے دَوران اکنافِ عالم میں جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی ، تعلیمی اور طبّی مراکز کا جس سُرعت اور برق رفتاری کے ساتھ قیام عمل میں آیا ہے اور ان کے جو حیرت انگیز اور خوش کُن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ جہاں ارشادِ ربّانی لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کے کمال آب وتاب کے ساتھ عنقریب پُورا ہونے کی بشارت دے رہے ہیں ، وہاں چشمِ بینا کے لئے اِس حقیقت کا ناقابلِ تردید ثبوت بھی فراہم کر رہے ہیں کہ مٹھی بھر افرادِ جماعت احمدیہ نے اپنی تمام تر بے بضاعتی اور بے سروسامانی کے باوجود ایک صدی سے بھی کم مدت میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی بابرکت آسمانی مہم میں جو کامیاب سنگ ہائے میل نصب کئے ہیں وہ یقیناً خلافت کے بابرکت آسمانی نظام سے وابستہ ہونے کا ثمرہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے فضل ورحم کے ساتھ اس رُوحانی نظام کے انوار وفیوض اور برکات وتاثیرات سے ہمیشہ منوّر ومتمتع ہونے کی سعادت عطا فرماتا رہے ۔ اٰمین ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ؂

خورشید احمد انور

ملفوظات

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ[1]۔ اور غلبہ سے مُراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خُدا کی حُجّت زمین پر پُوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اِسی طرح خُدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دِکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قُدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دِکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دُوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہُوا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دِکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اُس وعدہ کو پُورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا[2]۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہُوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہُوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اِس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناگہانی جُدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہُوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اُن میں سے مُرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دِکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اِس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دِل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دُوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دُوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خُدا اُس دُوسری قُدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خُدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دُوسروں پر غلبہ دُوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دِن آوے تا بعد اس کے وہ دِن آوے جو دائمی وعدہ کا دِن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دِن دُنیا کے آخری دِن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خُدا نے خبر دی۔ میں خُدا کی طرف سے ایک قُدرت کے رنگ میں ظاہر ہُوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قُدرت ہُوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دُوسری قُدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قُدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک مُلک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں۔ تا دُوسری قُدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دِکھاوے کہ تمہارا خُدا ایسا قادر خُدا ہے۔"

(رسالہ الوصیّۃ صفحہ ۵ تا ۸)

---

[1] (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ (المجادلہ۔ آیت ۲۲)

[2] النور۔ آیت ۵۶۔

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ کی زبانی ملنے والی مورخہ ۱۶ ماہ ہجرت (مئی) کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب اور دل و جان سے عزیز آقا ایدہ اللہ الودود کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم میں حضور پُر نور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۷ ہجرت (مئی) ۔۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

تبرکات

خلیفۂ وقت کا مقام اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

ذیل میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوح پرور خطبات اور بصیرت افروز تحریرات سے بعض اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں۔ جن سے خلیفۂ وقت کے رفیع الشان منصب و مقام اور اس کی عظمت و اہمیت پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات کی روشنی میں نعمتِ خلافت کی کماحقہٗ قدر کرنے اور اس سے قیامت تک متمتع ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطاعتِ خلافت اور نصرتِ الٰہی

"..... وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے۔ اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظام خلافت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔" (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

اطاعتِ رسولؐ خلافت سے ہوتی ہے

"اطاعتِ رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسولؐ کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہؓ اور آجکل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہؓ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی رُوح حدِ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے۔ صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ لیکن یہ اطاعت کی رُوح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں ..... کیونکہ اطاعت کا مادّہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب خلافت ہو گی اطاعتِ رسول بھی ہو گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ نور صفحہ ۳۶۹)

ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت میں ہے

"یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے ..... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہو گی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

خلفاء کے ذریعہ قربِ الٰہی کا حصول

"انبیاء اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں مُمد ہوتے ہیں۔ جیسے کمزور آدمی پہاڑ کی چڑھائی پر نہیں چڑھ سکتا تو سونٹے اور کھڈ سٹک کا سہارا لے کر چڑھتا ہے۔ اسی طرح انبیاء اور خلفاء لوگوں کے لئے سہارے ہیں۔ وہ دیواریں نہیں جنہوں نے الٰہی قرب کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء)

دین کی صحیح تشریح اور وضاحت

"خلفاء کے ذریعہ سُنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں۔ ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔ اور مُغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

اقامتِ صلوٰۃ

"اقامتِ صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے۔ جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور قومی ضرورت کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے۔ مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ایک مرکز ہو گا اور ایک خلیفہ ہو گا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اس سے تمام اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے۔ اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۶۵)

امامِ وقت سے وابستگی اور خدمتِ سلسلہ

"وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دُنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

خلیفۂ وقت کی موجودگی میں آزادانہ تدبیر

"اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرے کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اُٹھاتا ہے اس کے پیچھے اُٹھاتا ہے۔ اپنی مرضی اور خواہشات کو اُس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی تدبیروں کو اُس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے۔ اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو اُن کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔" (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

خلیفۂ وقت کو عصمتِ صُغریٰ حاصل ہے!

"اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحیِ الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحیِ الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیِ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہلِ علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور خلیفہ کو عصمتِ صُغریٰ۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء)

خُلفاء کا ادب و احترام

"شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں۔ پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام کریں۔ اور دُوسری طرف خلفاء کا ادب و احترام قائم کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

خلیفۂ وقت کی دُعائیں

"اللہ جب کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دُعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دُعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

(منصبِ خلافت صفحہ ۳۲)

خلافت کی ناقدری

"خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے ..... فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ رُوحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۷۰ تا ۳۷۴)

ایک خاکہ - ایک تاریخ

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا شاندار ظہور

خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک میں

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مورخِ احمدیت۔ ربوہ

"وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ....ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم نہ رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔ (الوصیت)

سیدنا حضرت امیر المومنین ناصر الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ "ایۃ اللہ" ہیں۔ اور آپ کے دورِ خلافت کی ایک ایک ساعت ایام اللہ میں داخل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے نافلہ موعود بھی ہیں۔ اور خلیفۂ موعود بھی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت اقدس علیہ السلام نے ۵۶ سال کی عمر میں مہدیٔ اُمت ہونے کا اعلان فرمایا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی ۵۶ سال کی عمر میں قبائے خلافت پہنائی گئی۔ آپ کو نائبِ مہدی کی حیثیت سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذاتِ مقدس کے ساتھ بہت سے امور میں شدید مماثلت و مشابہت حاصل ہے۔ آپ کا آنا بروزی طور پر مہدی موعود ہی کا آنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مبارک عہدِ سیادت و امامت میں اب تک حضور علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیوں کا شاندار طور پر ظہور ہو چکا ہے۔

قبل اس کے کہ ان پیش خبریوں اور الٰہی نشانوں کو بیان کیا جائے یہ بتلانا ضروری ہے کہ سُنت اللہ یہ ہے کہ ایک الہام بعض دفعہ کئی غیبی واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور کئی طریق سے مختلف وقتوں اور زمانوں میں پورا ہوتا ہے جس سے بالبداہت ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ علام الغیوب اور قادر و مقتدر خدا کا کلام ہے۔ اس ضروری وضاحت کے بعد بطور نمونہ صرف چند ایسی واضح پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مدتوں قبل شائع فرمائیں۔ اور خلافتِ ثالثہ میں کمال صفائی سے پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اور ہر آنے والا دن ان کی عظمتوں میں اضافہ کا موجب بن رہا ہے۔ واللہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔

(۱)

بادشاہوں کا برکت حاصل کرنا

(الہام)۔ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ (برکات الدعا ص۳)

اس عظیم الشان خوشخبری کا پہلا عملی ظہور خلافتِ ثالثہ کے ابتدائی ایام میں ہوا جبکہ جماعتِ احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے پریذیڈنٹ الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے اپنے ملک کی آزادی کے بعد اس کے سب سے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت سے آپ کو حضرت مہدی موعودؑ کے مقدس کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کا سب سے پہلا قابلِ فخر اعزاز حاصل ہوا۔

(۲)

تعمیرِ کعبہ کے مقاصد اور ان کا فلسفہ

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے ایک اولی العزم پیدا ہوگا"۔

(ازالہ اوہام ص۶۳۵)

وہ اولوالعزم جس نے ۱۹۶۷ء میں بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے تیئیس ۲۳ عظیم الشان مقاصد پر روشنی ڈالی اور حکمتِ الٰہی کے اس آفاقی مسئلہ سے پردہ اُٹھایا۔ وہ ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔

(۳)

لنڈن میں تبلیغِ اسلام

فرمایا:- "میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے .... سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ (ازالہ اوہام ص۵۱۵-۵۱۶)

یہ خواب ظاہری لحاظ سے بھی ذوالقرنینِ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسفارِ انگلستان[1] کے ذریعہ بار بار پوری ہو چکی ہے۔ خصوصًا ۱۹۶۷ء میں جبکہ حضور نے وانڈزورتھ ٹاؤن ہال لندن میں امن کا اسلامی پیغام دیا۔ اس کے گیارہ برس بعد لندن میں ہی کسرِ صلیب کانفرنس منعقد ہوئی جس کے آخری اجلاس سے حضور نے ایک معرکہ آراء خطاب فرمایا۔ اور واقعۂ صلیب سے متعلق قرآنی نظریہ کو مہر نیمروز کی طرح نمایاں کر دکھلایا۔ جس سے پوری غیر مسلم دنیا پر اسلام کی حجت تمام ہوئی۔ اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں۔

(۴)

بادشاہوں کا اظہارِ عقیدت

"وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس الہام کے عین مطابق ۱۹۷۰ء کے مشہور عالم دورہ افریقہ کے دوران کئی سربراہانِ مملکت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات حاصل کر کے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیا۔ مثلاً میجر جنرل یعقوبو گون (صدر

[1] ۱۹۶۷ء۔ ۱۹۷۰ء۔ ۱۹۷۳ء۔ ۱۹۷۵ء۔ ۱۹۷۶ء۔ ۱۹۷۸ء۔ ۱۹۸۰ء۔

شکر للہ ہم خلافت کے علمبردار ہیں!

آج ہم ہی دہر میں اللہ کے انصار ہیں
ہم حقیقی خادمانِ احمدِ مختار ہیں

سایۂ رحمت بعنوانِ خلافت ہم پہ ہے
تمکنت حاصل ہے دیں کو جس سے ہم سرشار ہیں

آج ہر سُو ہم ترانے حمد کے گاتے ہوئے
بڑھ رہے ہیں پرچمِ اسلام لہراتے ہوئے

رحمۃ للعالمیں کا نور پھیلاتے ہوئے
شکر للہ ہم خلافت کے علمبردار ہیں

دیکھ کر شبیر مہدیؑ کے چمن کی نو بہار
ہو گئی نورِ خلافت کی حقیقت آشکار

کیوں نہ ہم دیں کے لئے جانیں کریں اپنی نثار
ہم تو پیارو خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں

شبیر احمد۔ واقفِ زندگی۔ ربوہ

حکومت نائیجیریا) - ولیم ٹب مین (صدر مملکت لائبیریا) - بانجا تیجان سی (قائمقام صدر مملکت سیرالیون) ۱۹۸۰ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ افریقہ میں رونق افروز ہوئے تو غانا کے صدر مملکت جناب ڈاکٹر ہلا لیمان نے اپنی رہائش گاہ "اوسو کیسل" میں حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا - اسی طرح ۱۹۸۱ء میں گیمبیا کے صدر داؤد جوارا کے ہاتھوں احمدیہ سیکنڈری سکول کی مسجد ناصر اور احمدیہ ہسپتال کے نئے مرحلہ کا افتتاح عمل میں آیا جو اس آسمانی خبر کی صداقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے ٭

(۵)

غیر معمولی وسعتِ مکانی!

۱۸۸۱ء کا زمانہ انتہائی کس مپرسی اور گمنامی کا زمانہ تھا جیسا کہ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر

حضور کی مجلس میں اُن دنوں شاید دو تین آدمی ہوا کرتے - اور وہ بھی کبھی کبھی حاضر ہوتے تھے - ایسے ماحول میں ربّ العرش کا آپ پر یہ الہام نازل ہُوا کہ

"وَسِّعْ مَكَانَكَ"

(سراجِ مُنیر صفحہ ۶۳-۶۴)

یعنی اپنے مکان کو وسیع کردے - حضورؑ کی مالی تنگی کا یہ عالم تھا کہ آپؑ کے پاس روپیہ نہ تھا - اس لئے آپؑ نے حکمِ ربّانی کی فوری تعمیل اس طرح فرمائی کہ حضرت میاں عبد اللہ سنوری رضؓ کو اپنے دوست حکیم محمد شریف صاحب کے ہاں امرتسر بھیجا اور وہ اُن کی معرفت امرتسر سے آدمی اور تھوڑا سا سامان لے آئے اور "الدار" میں چھپّر کھڑے کر دیئے گئے جو کئی سالوں کے بعد ٹوٹ پھوٹ گئے -

(سیرت المہدی طبع دوم حصہ اوّل صفحہ ۱۴۴-۱۴۵)

الہام ربّانی کا گویا یہ پہلا بیج تھا جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیّبہ میں نہایت تیزی سے پھولتا پھلتا گیا - یہاں تک کہ حضور کے تینوں خلفاء کے مبارک عہد میں چمنستان کی صورت اختیار کر گیا - جہاں تک خلافت ثالثہ کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی بین الاقوامی سطح پر نہایت آب و تاب سے پُوری ہو رہی ہے - چنانچہ خدائی برکتوں اور فضلوں سے اس معمور دَور میں نہ صرف ربوہ بلکہ بیرونی ممالک میں بہت سی شاندار عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں - مثلاً ربوہ میں خلافت ثالثہ کے عہد میں جو عالیشان اور یادگار عمارتیں تیار ہو چکی ہیں - وہ یہ ہیں:- مسجد اقصیٰ - دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن - خلافت لائبریری - سرائے فضلِ عمر - سرائے محبت نمبر ۱ - سرائے محبت نمبر ۲ - سرائے انصار اللہ - سرائے خدمت (خدام الاحمدیہ) سرائے لجنہ اماء اللہ - مخزن الکتب العلمیہ (احمدیہ بک ڈپو) - علاوہ ازیں قصرِ خلافت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی پُرشکوہ عمارتیں جن سے (دوسری سرِ فلک عمارتوں کی طرح)

عہدِ عثمانی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے [1]

بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں - اِسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو دفتر صد سالہ جوبلی کا سنگِ بنیاد بھی اپنے دستِ مبارک سے رکھ چکے ہیں - نیز ایک مثالی جلسہ گاہ (سٹیڈیم) اور مشاورت ہال کے تعمیری منصوبہ کا بھی حضور اعلان فرما چکے ہیں۔

اب ممالکِ بیرون میں جماعتِ احمدیہ کی تعمیراتی ترقی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ اس مبارک دَور میں مندرجہ وسیع و عریض اور خوبصورت اور جاذبِ نظر ساجد اور مشن ہاؤسز کا اضافہ ہُوا ہے:- مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) - مسجد ناصر گوٹن برگ (سویڈن) جامع مسجد آبادان (نائیجیریا) - مسجد الارو (نائیجیریا) مسجد فضل عمر صوا (فجی) - مسجد ناصر (ٹرینیڈاڈ) - مسجد احمدیہ و مشن ہاؤس ڈھاکہ (بنگلہ دیش) - مسجد احمدیہ و مشن ہاؤس (سرینگر) - مسجد طارق (ماریشس) مسجد سونگیا (تنزانیہ) مشن ہاؤس سنگاپور - مسجد سیدنا محمود کبابیر حیفا [2] -

"وَسِّعْ مَكَانَكَ" کی ایک صُورت خُدا تعالیٰ کے تصرّفِ خاص اور حضور کی توجہ کی بدولت یہ ہوئی کہ مختلف ممالک کی احمدی جماعتیں بعض شاندار اور باموقع عمارتیں قیمتاً حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں - جن میں نئے اسلامی مراکز کا قیام عمل میں آچکا ہے جن کے نام یہ ہیں:- مسجد نُور اوسلو (ناروے) بیت العافیت مشن ہاؤس ٹورنٹو (کینیڈا) مشن ہاؤس سالسبری (زمبابوے) مشن ہاؤس ناگویا (جاپان) مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا) - انگلستان کے چھ جدید مراکز - جو مانچسٹر، ہڈرز فیلڈ، بریڈ فورڈ، برمنگھم، ساؤتھ آل، اور جلنگھم کے مقامات پر قائم کئے گئے ہیں ٭

---

[1] "حضرت عثمان رضؓ کو تو میں حضرت سلیمانؑ سے تشبیہ دیتا ہوں۔ اُن کو بھی عمارات کا بڑا شوق تھا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ہشتم صفحہ ۲۷۸)

[2] یہ نئی عالیشان مسجد حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے جو شرقِ اوسط میں فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔

(۶)

ایک دردناک المیہ

مندرجہ ذیل اہم الہامات ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پُورے ہوئے:-

(ا) وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِي كَفَّرَ - (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۵ حاشیہ)

(ترجمہ) "اس مکر کرنے والے کے مکر کو یاد کر جو تجھے کافر ٹھہرائے گا"۔ (الیضاً صفحہ ۶۵)

(ب) "تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ - مَا كَانَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا وَمَا أَصَابَكَ فَمِنَ اللهِ - اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ أَلَا إِنَّهَا فِتْنَةٌ مِنَ اللهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا - حُبًّا مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ وَفِي اللهِ أَجْرُكَ وَيَرْضَى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ"

ترجمہ:- ابولہب ہلاک ہو گیا اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا۔ اور دُوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے - اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے - جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مُہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہو گا - پس تُو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا..... یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہو گا - تا وہ تجھ سے بہت محبّت کرے - جو دائمی محبّت ہے - جو کبھی منقطع نہیں ہو گی اور خدا میں تیرا اجر ہے - خُدا تجھ سے راضی ہو گا اور تیرے نام کو پورا کریگا بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے - **یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تکفیر ضروری تھی - اور اس میں خدا کی حکمت تھی** - مگر افسوس اُن پر جن کے ذریعہ سے یہ حکمت اور مصلحتِ الٰہی پوری ہوئی - اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا"۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴-۲۹)

؎ ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پُورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

(۷)

ایک باون سالہ شخص کا عبرتناک انجام

۴ اپریل ۱۹۷۹ء کا دن مذہبی دُنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا - کیونکہ اس دن حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات اور کشوف و رؤیا ایک نئی شان سے منصّۂ شہود پر آئے مثلاً:-

(الف) "جو شخص تیری طرف تیر چلائیگا مَیں اُسی تیر سے اس کا کام تمام کر دوں گا"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۸)

(ب) - "مَیں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے - بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی.... آخر مَیں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں"۔

(البدر ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۵)

(ج) - "ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اعدادِ تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ.......

اس کی عُمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم

رکھے گا تب اسی سال کے اندر ہی راہیِ ملکِ بقا ہوگا۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶-۱۸۷)

اسلام کے خدا کا یہ زبردست آسمانی نشان پاکستان میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

(۸)

"انقلابِ ایران"

۱۸ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مہدی علیہ السلام پر یہ خدا ہی کا الہام نازل ہوا کہ :-
"تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"
(بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

یعنی شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ آسمانی خبر اپنی پوری شان کے ساتھ ایک بار پھر خلافتِ ثالثہ میں پوری ہوئی جبکہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو شاہِ ایران کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا۔ اور ایران کے مذہبی راہنما جناب خمینی برسرِ اقتدار آ گئے اور ایرانی شہنشاہیت کی ہزار سالہ بساطِ سیاست ہمیشہ کے لئے لپیٹ دی گئی۔ ؎
جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

(۹)

علم اور معرفت میں کمال

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے مارچ ۱۹۰۶ء میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی فرمائی کہ :-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

اس پیشگوئی کا عالمی رنگ میں پہلا ظہور مشہورِ عالم مسلمان سائنسدان اور نامور فرزندِ احمدیت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت سے ہوا جنہیں ۱۹۷۹ء میں ان کی بے مثال سائنسی خدمات کی بنا پر "نوبل پرائز" کا عالمی اعزاز حاصل ہوا۔ جو عالمِ اسلام کے لئے بالخصوص باعثِ شکر و امتنان ہوا۔

(۱۰)

اسلامی شوکت کا احیاء

کتاب البریہ صفحہ ۲۴۸ حاشیہ میں یہ الہام درج ہے کہ :-

"میرا کھویا ہوا مال تجھے ملے گا۔"

اس پیشگوئی کا ایک پُرشوکت ظہور سرزمینِ سپین سے ہوا جہاں مسلمان بادشاہوں نے ۷۱۵ء سے ۱۴۹۲ء تک کسی نہ کسی جگہ پورے جلال اور تمکنت سے حکومت کی جس کے بعد سے تمرانوں نے ... بے دردی سے اسلامی کتب خانوں کو جلا کر چراغاں کیا۔ مسلمان عورتوں کو مسجد میں بند کر کے بارود سے اڑا دیا۔ اور لاکھوں مسلمان یا زندہ جلا دیئے یا ملک بدر کر دیئے یا انہیں ارتداد پر مجبور کر دیا۔ صلیب بلند ہو گئی اور ہلال غروب ہو گیا۔ اور مسجد کے میناروں سے اذان کی آوازیں خاموش کر دی گئیں۔ چودھویں صدی ہجری کے آخری ایام میں یکایک خدائی نوشتوں کے عین مطابق سپین میں یہ عظیم اسلامی انقلاب برپا ہوا کہ حضرت مہدی موعود کے خلیفہ موعود کے مبارک ہاتھوں سے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو قرطبہ کے ماحول میں 'پیدرو آباد' کے مقام پر ایک عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مسجد جو فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے اور جس کے مینار **"قادیان کے مقدس "منارۃ المسیح"** کا عکسِ جمیل ہیں، پچھلے سال مکمل ہو چکی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس سال انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس کا بابرکت افتتاح فرمائیں گے۔ اور ہسپانیہ کا ملک پھر سے اسلام کے آسمانی اور روحانی نوبت خانوں سے گونجنے لگے گا۔

(۱۱)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا وِرد

مارچ ۱۸۸۲ء میں جنابِ الٰہی کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جو ماموریت کا پہلا الہام ہوا اس میں یہ بھی ارشاد تھا کہ :-

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاکْتُبْ وَلْیُطْبَعْ وَلْیُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ)

۱۸۹۱ء کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی پہلی کتاب "فتح اسلام" میں ارشاد فرمایا :-

"تم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے ...... اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیّر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۷ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جنوری ۱۸۹۱ء)

یعنی "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو لکھو اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دنیا میں بھیجا جائے۔

سبحان اللہ! حضرت احدیت کا ایک صدی پیشتر کا یہ فرمانِ مبارک کس شان سے پورا ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربّانی تحریک کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے آخری سال سے دنیا بھر کی تمام احمدی جماعتیں لا الٰہ الا اللہ کا وِرد پورے التزام کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اسی طرح خدائے ذوالجلال کی قادرانہ تجلیات کا یہ پُرکیف نظارہ بھی چشمِ فلک دیکھ رہی ہے کہ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر "ستارۂ احمدیت" کا جو خصوصی اور بین الاقوامی اعزاز عطا ہوا، اس کے چودہ کونوں میں اللہ اکبر اور وسط میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا ہی پیارا کلمۂ توحید لکھا ہے۔ جو ممالکِ عالم میں بڑی کثرت سے چھپ چکا ہے۔ اور زمین کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک شائع ہو رہا ہے۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے وِرد اور "ستارۂ احمدیت" سے قرآن مجید کی ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے :

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(محمد : ۱۹-۲۰)

یعنی وہ آخری فیصلہ کی گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اُن کے پاس اچانک آجائے۔ سو اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور جب اصل حقیقت اُن کے پاس پہنچے گی تو اُس وقت انہیں کیا چیز نفع دے گی؟ اور یہ حقیقت جان لے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

مشہور مفسّرِ قرآن، خاتمۃ المحققین حضرت علّامہ ابوالفضل شہاب الدین محمود الالوسی البغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ) نے "روح المعانی" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض بزرگانِ سلف نے عجیب نکتہ بتایا ہے کہ لفظ "بَغْتَةً" کے حروف بحسابِ جمل کبیر ۱۴۰۷ بنتے ہیں۔ پس یہ اسلامی انقلاب ۱۴۰۷ھ کے بعد برپا ہوگا۔

اب یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی مسلم جماعتوں میں سے اگر کسی کا تعلق ۱۴۰۷ ہجری سے ہے تو وہ صرف جماعتِ احمدیہ ہے۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ ہجری کو قائم ہوئی۔ لہٰذا ۱۴۰۷ ہجری جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی، غلبۂ اسلام کی صدی کا پہلا قمری سال ہوگا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے پردہ پر واحد مقدّس وجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے اختتام پر یہ القاء فرمایا کہ چودھویں صدی کا الوداع اور پندرھویں صدی کا استقبال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وِرد سے کیا جانا چاہیئے۔

اور یہ امر نہ صرف خلافتِ احمدیہ کی حقانیت کا چمکتا ہوا نشان ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت پر بھی زندہ برہان ہے۔ کیونکہ سورۃ محمدؐ کی اسی آیت میں جہاں غلبۂ اسلام کے بغتۃً یعنی ۱۴۰۷ ہجری کے بعد آنے کی خبر دی گئی ہے، وہاں

اگلی آیت میں واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ :-

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

؎ صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوفِ کردگار

(۱۲)

جلسہ سالانہ کے لئے قوموں کی تیاری

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کے عہدِ مبارک کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸۹۱ء میں ہوا جس میں صرف ۷۵ مخلصینِ احمدیت نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کے بعد حضورؑ نے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں خدا کے حکم سے یہ پیشگوئی فرمائی کہ :-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

خلافتِ ثالثہ کے مبارک دَور کا ہر سالانہ جلسہ قادیان و ربوہ، اس پیشگوئی کی صداقت کا روشن ثبوت پیش کرتا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال (دسمبر ۱۹۸۱ء) ربوہ میں اس بابرکت تقریب پر دو لاکھ سے زائد طیورِ ابراہیمی کا بے نظیر اجتماع ہوا جس میں امریکہ۔ کینیڈا۔ ٹرینیڈاڈ۔ فجی۔ انگلستان جرمنی۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ اردن۔ فلسطین۔ نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ کینیا۔ تنزانیہ زیمبیا۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا۔ بنگلہ دیش۔ اور بھارت وغیرہ کی احمدی جماعتوں کے وفود بھی شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تائیدِ ربانی کا نقشہ کھینچتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں ؎

وَقَالَ سَیَاْتِیْكَ الْاُنَاسُ وَنُصْرَتِیْ
وَمِنْ کُلِّ فَجٍّ یَاْتِیَنَّ وَتُنْصَرُ
فَتِلْكَ الْوُفُوْدُ النَّازِلُوْنَ بِدَارِنَا
هُوَاٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّیْ وَاِنْ شِئْتَ فَاذْکُرُ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۵۱)

یعنی خدا نے کہا کہ لوگ تیری طرف آئیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ اور ہر ایک راہ سے لوگ تیری طرف آئیں گے۔ اور تو مدد دیا جائے گا۔ پس یہ گروہ در گروہ (وفود) لوگ جو ہمارے گھر میں اترتے ہیں یہ وہی خدائی وعدہ ہے اگر تو چاہے تو یاد کر۔

(۱۳)

اشاعتِ اسلام کے جدید ذرائع

خدائے عزّوجلّ نے جب اپنے محبوب بندے سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کا فریضہ سپرد فرمایا تو ساتھ ہی یہ وعدہ بھی فرمایا کہ

"اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ"

(حقیقۃ الوحی ص۹۵)

مَیں رحمٰن ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔

چنانچہ یہ حقیقت اب چھپ نہیں سکتی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورِ خلافت میں پریس۔ ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈر۔ کیمرے۔ ٹیلیوژن۔ ہوائی جہاز ٹیلیفون۔ ٹیلیکس۔ سلائیڈز۔ وی سی آر۔ فولڈرز اور مختلف زبانوں کی ترجمانی کے انڈکشن سسٹم (INDUCTION SYSTEM) تبلیغِ حق کی خدمت میں لگ چکے ہیں۔ اور یہ ایک خوش اتفاق بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ غلبۂ اسلام کی صدی میں جب احمدی سائنسدانوں کو نئی سے نئی ایجادات کا موقع ملے گا تو دنیائے احمدیت کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(۱۴)

نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ :-

"مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت بخشوں گا۔"

اس پاک وعدہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ اور ان کے اموال میں جو غیر معمولی برکت بخشی گئی ہے۔ اس کی ایک علامت یا پیمانہ جماعتِ احمدیہ پاکستان کے تین مرکزی اداروں (صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید) کا ترقی پذیر بجٹ بھی ہے۔ جس میں ہر سال معجزانہ طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ مبارک کی آخری مجلسِ مشاورت ۱۹۶۵ء میں ان اداروں کے بجٹ کی رقوم کا نقشہ یہ تھا :-

	لاکھ	ہزار	
صدر انجمن احمدیہ پاکستان	۳۴	۲۴	۲۵۳
تحریکِ جدید	۳۶	۲۴	۹۲۰
وقفِ جدید	۱	۷۰	۰۰۰

مگر مجلسِ مشاورت ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل بجٹ منظور فرمائے :-

	کروڑ	لاکھ	ہزار	
صدر انجمن احمدیہ پاکستان	۱	۴۹	۳۶	۹۸۲
تحریکِ جدید	۵	۲۶	۷۰	۰۰۰
وقفِ جدید		۱۰	۱۵	۰۰۰

ان مرکزی اداروں کے علاوہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور دوسری تنظیموں کی آمد و خرچ کے میزانیے بھی پیشِ نظر رکھے جائیں تو جماعتِ احمدیہ کے اموال میں برکت کے نشان کی عظمت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سچ ہے ؎

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

(۱۵)

اہلِ بیت کیلئے غم اور خوشی کی دو خبریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہامات :-

(۱) "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا"۔ تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہلِ خانہ! خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ اور تا وہ اہلِ بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔

(۲) "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔"

(بدر ۷ مارچ ۱۹۰۷ء ص۱)

(۳) "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔"
(بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ان ذوالوجوہ الہامات میں سے پہلے دو الہامات ۳ دسمبر ۱۹۸۱ء کو حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ (نوّر اللہ مرقدھا) کے المناک انتقال پر پورے ہوئے اور تیسرا الہام ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو اس وقت پورا ہوا جبکہ ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقدِ ثانی کی بابرکت تقریب عمل میں آئی۔

(۱۶)

ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بطور پیشگوئی جماعت احمدیہ کے قیام کے (باقی دیکھئے ص۱۸ پر)

چھوڑ دیں نفرت کو سبھی آگے بڑھیں اب پیار میں

دل کی دنیا کے حسیں باغیچۂ ازہار میں ۔۔۔ جلوہ ہائے حسن ہیں اکناف میں اقطار میں
شاخِ گل پر گا رہی ہے عندلیبِ خوشنوا ۔۔۔ نغمہ ہائے دلربا شیریں تریں اشعار میں
آسماں سے پڑ رہی ہے ابرِ رحمت کی پھوار ۔۔۔ آبِ عرفاں بہہ رہا ہے ہر طرف انہار میں
جاتے جاتے اِک روش پر سرِّ حق مجھ پر کھلا ۔۔۔ جا رہا تھا ورنہ میں ڈوبا ہوا افکار میں
ابتدا سے ہی جہاں میں روز و شب کا دَور ہے ۔۔۔ برکتیں پنہاں یقیناً ہیں الٰہی اسرار میں
اِک شبِ دیجور کے بعد آگئی ہے صبحِ نَو ۔۔۔ جس طرح مرقوم تھا اخبار میں آثار میں
عالمِ بالا میں کتنا انتشارِ نور ہے ۔۔۔ یہ نہ تاروں میں کبھی دیکھا نہ ہی اقمار میں
مشرقِ روحانیت سے نورِ حق طالع ہوا ۔۔۔ دیکھتے ہیں بس وہی جو ہیں اُولی الابصار میں
شکر لِلّٰہ مہدیٔ دَوراں ظاہر ہو گئے ۔۔۔ وقت پر پورے ہوئے وعدے جو تھے اسفار میں
لو! خلافت کا نظامِ سرمدی قائم ہوا ۔۔۔ روحِ ایماں تازہ ہے پھر دین کے انصار میں
آ رہی ہے امنِ عالم کی گھڑی نزدیک تر ۔۔۔ بن رہی ہیں پھر مساجد دُور کے امصار میں
جب کبھی بھی ہوگیا قائم خلافت کا نظام ۔۔۔ سجدہ کرتے ہیں خدا کو وہ جو ہیں اخیار میں
"آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" ۔۔۔ کب تلک غافل رہیں گے کفر کے استار میں
صد مبارک تیرا فرماں اے محبت کے سفیر ۔۔۔ چھوڑ دیں نفرت سبھی آگے بڑھیں اب پیار میں

حق تعالیٰ دے تجھے خوشبوؤں سے پُر عمرِ طویل
تُو رہے شاداں و خرّم زمرۂ ابرار میں

محتاجِ دعا: خاکسار عبد الرشید راشد منصور

قرآن مجید — نبوت وخلافت

از محترم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ

"برگ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

قرآن مجید

قرآن مجید روحانی علوم کا ایسا ناپیدا کنار سمندر ہے جس کے علمی کمالات کی جملہ تفصیلات بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے تاہم اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اپنی بے پناہ وسعتوں اور گہرائیوں کے باوجود یہ مختصر بھی ہے اس کے مطالب مشکل بھی ہیں اور سہل بھی۔ قرآن مجید ایجازِ کلام۔ فصاحت و بلاغت، حکمت و معرفت، لطافتِ کلام، حسنِ ترتیب، طریقِ خطابت و استدلال اور برکاتِ خداوندی پر مشتمل وہ سرچشمۂ علم و دانش ہے جس کی نظیر پیش کرنا محالات اور ناممکنات میں سے ہے۔ زمانہ نزول قرآن مجید سے لے کر آج تک کسے یہ توفیق ملی کہ قرآن مجید کے چیلنج کو قبول کرے "ام یقولون افتراہ قل فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین"۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ (اس شخص) نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے؟ تو انہیں کہہ دو کہ اگر تم اپنے بیان میں سچے ہو تو اس کی سورتوں جیسی کوئی اور ہی سورۃ لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بھی تمہیں بلانے کی طاقت ہو اپنی مدد کے لئے بلا لو پھر خود ہی یہ پیشگوئی بھی فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۝ آپ انہیں کہہ دیں کہ اگر تم انسان بھی اور جن بھی اس کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی تم اس کی نظیر نہ لا سکو گے خواہ تم ایک دوسرے کے مددگار ہی بن جاؤ۔

کلام اللہ وہ چشمۂ فیض عام و خاص ہے جس سے بے پڑھے لکھے اور ذی علم و دانشور سبھی فیضیاب ہوتے ہیں۔ ایسے احکامات و تعلیمات جن پر عمل نہ کرنے سے خدا کی گرفت ہو سکتی ہے عام فہم اور سیدھے سادے الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں کہ ہر طرح کے لوگ انہیں آسانی سے سمجھ سکیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے کوئی دقت محسوس نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسی آیات کی تہوں میں بھی حکمت و معرفت کے بے حساب گہر ہائے یک دانہ پوشیدہ ہیں۔ جو اپنی لطافت، حسن و جمال اور اپنے نور سے ہر زمانہ کی گمراہیوں کو دور کر دیتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ ایسے معارف صرف مطہرین کے لبوں پر ہی جاری کئے جاتے ہیں قرآن مجید کی انقلاب انگیز و پاکیزہ تعلیمات نے اپنے اوّل مخاطبین کو اس طرح متأثر کیا کہ اُن کے مشرکانہ عقائد عقیدہ توحید سے اُن کی جہالت، علم و تہذیب سے ان کی بے جا نفرت، محبت سے اور ان کی ذلت عزت سے بدل دی

لافانی معجزہ

منجملہ دیگر دعاوی کے کتاب الٰہی یہ دعویٰ لے کر اُتری تھی قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ۝ قرآن مجید نے بہت کم عرصہ میں اپنے اس دعویٰ کو سچا بھی کر دکھایا۔ قبولِ حق سے پہلے پانچ وقت التزام کے ساتھ شراب نوشی جس قوم کا معمول ہو، جوئے بازی، فحش کلامی اور زنا پر فخر کرنا رقص و سرور، لہو و لعب اور بادۂ شبانہ کی سرمستیوں میں شب ہائے طویل گزارنا جن کی رگ و پے میں رچ بس گیا ہو جن کی اصنام پرستی کا یہ عالم ہو کہ انہوں نے کعبۃ اللہ میں پرستش کے لئے ۳۶۰ بت سجا رکھے ہوں جن کے نزدیک حرام خوری، ڈاکہ زنی قتلِ ناحق حتّٰی کہ اپنی بیگناہ بیٹیوں کو زندہ ہی زمین میں گاڑ کر دفن کر دینا اظہارِ غیرت و کارِ مردانگی سمجھا جاتا ہو اس اجڈ قوم میں محیر العقول اخلاقی و روحانی انقلاب کا برپا ہونا جس نے اس کی کایا پلٹ دی ہو بلاشبہ قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر قوتِ احیاء کا لافانی معجزہ ہے دیکھا لوگ جو صُمّ بُکمٌ عُمیٌ تھے جب ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے تو اُن ہی کے کان حق کے شنوا، اُن کی باتیں حق کی گویا اور ان کی آنکھیں حق کی بینا ہو گئیں وہ جو تکبر اور خود سری کے خوگر تھے حلم و بُرد باری اور تسلیم و رضا کے پیکر بن گئے وہ جن کی راتیں عیش و عشرت کے لئے وقف ہوا کرتی تھیں۔ اب اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے خدائے واحد کے حضور گڑگڑانے اور سجدہ ریز ہونے کے لئے الگ ہونے لگے تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا (سجدہ آیت ۱۷) ان کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے (عذاب) سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں

رسول اللہ

صحابہ کرامؓ کی یہ برگزیدہ جماعت صرف قرآن مجید سُن کر ہی حزب اللہ کے شریف لقب سے ملقب نہیں ہو گئی تھی یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم متقنا طیسی شخصیت اور حضور اقدسؐ کی قوتِ قدسیہ اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کا نور تھا جس نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ج وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین ۝ اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں ایک ایسا رسول بھیج کر جو اُنہیں اس کے نشان پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً ان پر احسان کیا ہے اور وہ (مومن) اس سے پہلے یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (آل عمران آیت نمبر ۱۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کا منصب یہ تھا۔

ا: آپؐ کی حیثیت شارح رسول کی تھی

ب: آپؐ مزکّی تھے

ج: آپؐ معلم قرآن بھی تھے۔

د: آپؐ طبیب روحانی بھی تھے۔

اور آپؐ ہی وہ سراجِ منیر ہیں جن کے ذریعہ کفر و جہالت کے اندھیرے دور ہوئے اور اسلام کے نور کا ظہور ہوا۔ ارشادِ خداوندی ہے

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا ۝ یعنی اے نبی ہم نے آپ کو اس حال میں بھیجا ہے کہ آپؐ ساری دنیا کے نگران بھی ہیں مومنوں کو خوشخبری دینے والے بھی ہیں اور منکرین کو ڈرانے والے بھی ہیں پھر فرمایا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۝ (احزاب آیت نمبر ۴۶-۴۷) اور اللہ ہی کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے روشن چراغ بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو کلام آپ پر نازل ہوتا تھا اس پر سب سے پہلے حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے [illegible] اوّل المؤمنین عمل پیرا ہوتے تھے [illegible] کرام آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل فرماتے [illegible] "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر وذکر اللہ کثیرا" تمہارے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن سے ملنے کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول میں اعلیٰ نمونہ ہے جس کی انہیں پیروی کرنی چاہئیے

مظہر صفاتِ خداوندی

اصحاب النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی توحید خالص سیکھی۔ حضورؐ کی ذاتِ گرامی [illegible] صفات خداوندی تھا۔ اس لئے آپ ہی کے چہرہ اور [illegible] میں ان سالکوں نے خدا کا چہرہ دیکھا آپ ہی کے انفاسِ طیبہ نے صحابہؓ کے سفلی تعلقات کو توڑ کر اُن کے صحن ہائے سینہ میں خدا تعالیٰ کی محبت کے چراغ روشن کئے اور آپ ہی کی پیروی نے ان سالکوں کو بالآخر [illegible] کا محبوب بنا دیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور [illegible] اس آیتِ مبارکہ کے معاً بعد فرمایا اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکٰفرین ۝ آپ کہئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو یاد رکھو کہ اللہ ہرگز کافروں سے محبت نہیں کرتا ہے (آل عمران ۳۲-۳۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] الٰہی کا شربت پلایا [illegible] ان اموں [illegible] کو بکھرنے نہیں دیا انہیں حبل اللہ [illegible] گرا [illegible] کی شیرازہ بندی فرمائی [illegible] وحدت جو تمام کامیابیوں کی [illegible] قوم میں قائم ہو۔ اس حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے کہ وہ تمام احکامات و تعلیمات جو صرف انفرادی شکل میں اپنے رنگ و بار لاتے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ ایک منظم و فعال اور فرمانبردار جماعت موجود ہو جس کا محبوب و واجب الاطاعت امام ہو جس سے لوگ اپنے والدین سے [illegible] سے [illegible] اور وہ امام ان سے اپنے بچوں سے بھی زیادہ پیار کرے [illegible] قرآن مجید کی تعلیمات اور اس [illegible]

کے ہیں مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نظام قائم فرمایا وہ بھی بے نظیر ہے ہر روز بلاناغہ سوائے شرعی عذر کے تمام مومنین پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ دن رات میں وہ اپنے اپنے علاقہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہو کر ایک امام کی اقتداء میں خدائے واحد کے سامنے صف بستہ ہو کر اور باہم مل کر اس کی عبادت کریں اور اس امر کا عملی مظاہرہ کریں کہ ہم خدا کی رسّی (حبل اللہ) میں پروئے ہوئے متفرق تسبیح کے وہ دانے ہیں جن کا خمیر اطاعت فرمانبرداری اور یکجہتی سے اُٹھایا گیا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصانی" یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی کو صرف اقامتِ صلوٰۃ سے ہی مختص نہیں سمجھتے بلکہ دینِ اسلام کے شجرِ طیبہ کی تمام شاخوں پر اس حکم کی فرمانروائی تسلیم کرتے ہیں۔

خلافتِ حقہ اسلامیہ

قرآن مجید نے اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا اطاعت گزار اسے ہی سمجھا جائے گا جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء آیت ۸۱) ایک اور جہتم بالشان مسئلہ کا ذکر سورۂ نور کی آیت استخلاف میں کیا ہے جس میں اُمتِ مسلمہ کی قومی زندگی کی بقا و استحکام اس کی وحدت اتحاد و اتفاق دینی و دنیوی فلاح کے لئے خلفاء کے تقرر کا مشروط وعدہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکّننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنًا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت پیدا کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (رعد آیت ۱۸) اور جو چیز انسانوں کو نفع دینے والی ہے وہ زمین پر ٹھہری رہتی ہے۔ ہر دیندار شخص جانتا ہے کہ سب سے زیادہ نفع رساں وجود خدا تعالیٰ کے نبی ہوتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی نبی اور رسول دائمی جسمانی زندگی لے کر اس دنیا میں نہیں آیا۔ سب انبیاء و رسل سے زیادہ نفع پہنچانے والا وجود ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کا ہے لیکن حضور بھی تریسٹھ برس کی عمر پا کر اس دنیا سے رخصت فرما گئے پھر کیا یہ بات اس آیتِ مبارکہ کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ بعض ایسے وجود پیدا کرتا ہے جو ظلّی طور پر اس نبی کے کمالات ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح ان وارثانِ نبی کے ذریعے اس نبی کا وجود ظلّی طور پر قائم رہ کر اپنا فیض جاری رکھتا ہے۔

اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے اُمّتِ محمدیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا وعدہ فرمایا۔ عقل بھی تجویز کرتی ہے کہ ان تعلیمات و احکامات کو بابرکت و بار بنانے کے لئے جو صرف اجتماعی رنگ میں ہی رُو بعمل ہوتے ہیں ایک منظم و متحد جماعت موجود ہو اور یہ بات کس سے پوشیدہ ہے کہ جماعت کہتے ہی اس تنظیم کو ہیں جس کا ایک واجب الاطاعت سربراہ ہو ورنہ لاکھوں کروڑوں آدمی بھی کسی جگہ جمع ہوں اور ان کا کوئی پیشوا نہ ہو تو اس انبوہ کثیر کو ہم جماعت نہیں کہہ سکتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اس مسئلہ کو کون سمجھ سکتا تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات نے اپنی وفات سے قبل شدتِ علالت میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا یہ واضح اشارہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب رفیقِ اعلیٰ کے پاس جانے والے ہیں اور اُمّت کے شیرازہ کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک نائب رسول کی ضرورت ہوگی جس کے ہاتھ پر بیعت کر کے قوم تفرقہ سے بچ سکتی ہے بالخصوص جبکہ اُمّتِ مسلمہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ خلافتِ حقہ کی موجودگی میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ جماعتِ مومنین پر ہوگا۔ تمکینِ دین ہوگی اگر خوف کی حالت پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے امن میں بدل دے گا ہم دیکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کے وصال کے بعد جب مہاجرین و انصار نے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرلی تو قیامِ خلافت کے ساتھ ہی برکاتِ خلافت کا نزول شروع ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم کی وفات کی خبر سنتے ہی دو عظیم فتنے کھڑے ہو گئے ایک طرف قریبًا سارے عرب نے زکوٰۃ دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ قرآن مجید کی رُو سے خذ من اموالھم صدقۃ (سورۃ توبہ) صرف رسول اللہ کو ہی یہ حق حاصل تھا کہ زکوٰۃ وصول کریں حضور کی وفات کے بعد اب کسی کو یہ حق حاصل ہی نہیں ہے کہ ہم سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرے؟ دوسرا فتنہ کذاب مدعیانِ نبوت کا تھا یہ حقیقت ہے کہ ان دونوں فتنوں کی ہلاکت سامانیوں سے بچ نکلنا بظاہر محال نظر آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت خلیفۃ الرسول کی رُوح القدس سے تائید فرمائی ان کا دل مضبوط کر دیا اور انہیں وہ حوصلہ اور جرأت اور استقلال عطا فرمایا جو سچے خلفاء کا طرّۂ امتیاز ہے چنانچہ نامساعد حالات کے باوجود یہ دونوں بغاوت کے طوفان تھم گئے اور پوری مسلم جماعت خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وحدتِ جمہوری کا نمونہ بن کر خلافت کے جھنڈے تلے متحد ہو گئی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خلافتِ راشدہ کے پورے دور میں حضرت صدیق اکبرؓ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک اندرونی و بیرونی فتنوں نے جان لیوا عفریت کی طرح برابر سر اُٹھائے رکھا لیکن خلفائے راشدین کی تمام پالیسیاں کامیابی سے ہمکنار ہوتی رہیں اور اسلام برابر ترقی پر ترقی کرتا چلا گیا۔

اسی مبارک دور میں قیصر و کسریٰ کی دیو قامت سلطنتیں خلافت کی برکت سے پارہ پارہ ہوئیں اور اسلام سرزمینِ عرب سے نکل کر بڑی سُرعت کے ساتھ دُور دُور تک پھیل گیا اور وہ تمام مقاصد جو کسی حد تک نامتمام رہ گئے تھے خلفاء رسول اللہ کے زمانہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچے یہی وہ بابرکت زمانہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو مستقبل قریب میں شوکت و سطوتِ اسلام کے اوجِ کمال حاصل کرنے سے متعلق تھیں۔

دُنیا کا ایک بڑا حصہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نور سے جگمگا اُٹھا۔ لیکن جب خلافتِ راشدہ قائم نہ رہی تو خدا تعالیٰ کی اس نصرت نے جس کا وعدہ آیتِ استخلاف میں ہے اپنا ہاتھ کھینچ لیا نعمتِ خلافت سے محرومی نے وحدتِ ملّی کا خون کر دیا قوم تشتت و انتشار کا شکار ہو گئی جابرانہ ملوکیت نے جنم لیا اور جو ستم ڈھائے اس کی داستان بڑی الم انگیز بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ غرضیکہ وہ تمام برکات جو خلافتِ حقہ اسلامیہ سے وابستہ ہیں خلافت کی عدم موجودگی میں زاویۂ عدم میں روپوش ہو گئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

آخری زمانہ کے متعلق

مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بہ ایمان افروز اور رُوح پرور پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بار پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں دینِ اسلام تمام ادیان پر بالطبع غالب آئے گا اور احیائے اسلام کی تحریک جس منظم و فعال جماعت کے ذریعہ آگے بڑھے گی اس کی بنیاد اسی امامِ عالی مقام کے ذریعہ رکھی جائے گی چونکہ یہ دور خلافت "علیٰ منہاج النبوۃ" کا ہوگا اس لئے یہ جماعت مؤید من اللہ ہوگی برکاتِ خلافتِ حقہ کا چشمۂ فیض اُسے سیراب کرے گا محبت و پیار کے ساتھ دنیا کے سامنے یہی جماعت اسلام کی حسین تعلیم پیش کر کے دُنیا کی اکثریت کے دل جیت کر پیغمبرِ اسلام کے قدموں میں لا ڈالے گی۔ تب ساری دُنیا ایک کلمہ پر متفق ہو جائے گی اور وہ کلمہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

{ بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء }

عالی مقام خلفاء راشدین کی ایک مشترکہ سنت

مقام خلافت کی عظمت و حفاظت

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اتر پردیش، شاہجہانپور

تاریخ خلافت راشدہ بتاتی ہے کہ ہر خلیفہ راشد نے اپنے دورِ خلافت میں مقامِ خلافت کی عظمت کے مطابق اس کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے بلکہ خون کا آخری قطرہ بہا کر بھی اس مقدس مقام کی حفاظت کی ہے لہٰذا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا اور خلافت کا مقام سمجھنے کی توفیق دے اگر خلیفۂ وقت انتہائی پیار کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم خیال کرنے لگو مجھ میں جتنی طاقت پیار کرنے کی ہے اتنی ہی طاقت اصلاحی سختی کرنے کی بھی ہے اس لئے کہ میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور ہر احمدی کو ایسا ہی ہونا چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کہاں تھے اور وہ ہمیں اُٹھا کر کہاں سے کہاں لے گیا۔"

(بدر ۱۵ یکم اپریل ۱۹۸۲ء)

ایک بے نظیر فوقیت

رُوئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام مسلمان فرقوں پر جماعتِ احمدیہ کو ایک بے نظیر اور مشاہداتی فوقیت حاصل ہے کہ ان سب میں سے ایک جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کی آیتِ استخلاف کے مصداق ہونے کا ببانگِ دہل دعویٰ بھی کرتی ہے اور تمکینِ دین اور امن بعد الخوف کا قرآنی ثبوت بھی ہر آن اپنے ساتھ رکھتی ہے یعنی شاہراہِ غلبۂ اسلام پر بھی رواں دواں ہے اور مخالفین جب کبھی جماعت کے لئے مشکلات پیدا کر کے خوف کی حالت وارد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اُسے امن سے بدل دیتا ہے اور مخالفین خود ہی شرمندہ اور ناکام ہو کر نمونہ عبرت ثابت ہوتے ہیں سے

لیتے ہیں وہی آخر اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

جماعتِ احمدیہ کے علی الرغم کرۂ ارض پر جس قدر بھی اسلامی کہلانے والے فرقے آپ کو دکھائی دیتے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو ثبوت تو درکنار آیتِ "استخلاف" کے مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سے

قلم کچھ کام نہیں دیتا خلافت بغیر

نبوت اور خلافت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کا پُر عظمت مقام بتاتے ہوئے فرماتے ہیں

ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ

(کنز العمال)

کہ ہر نبوت کے بعد دورِ خلافت ضروری ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت قائم ہو اور خلافت کا وجود نہ ہو یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں عقلی اعتبار سے بھی خلافت کا نظام نبوت کے ساتھ لازمی ہے۔ کیونکہ مخالفین اللہ تعالیٰ کے پاکباز نبیؑ کی وفات کے بعد بھرپور حملہ کر کے اس کے لگائے ہوئے باغ کو تہس نہس کرنے کی بات سوچ رہے ہوتے ہیں علاوہ ازیں نبی کی وفات اس کے ماننے والوں کے لئے ایسا خطرناک زلزلہ ہوتا ہے کہ بہت سے نو مسلمان گھبرا جاتے ہیں اور بہت سے کمزور لوگ ارتداد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ خلافتِ راشدہ کی ڈھال کے ذریعہ دشمنانِ حق کے حملوں کو پسپا کرتا رہتا ہے گویا خلافتِ راشدہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ تمکینِ دین اور خوف کی حالت کو امن سے بدلنے کا وعدہ پورا کرتا رہتا ہے۔

خلافتِ راشدہ کے دو دور

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہے کہ اسلامی خلافتِ راشدہ یا خلافت علیٰ منہاج النبوت کے دو دور ہیں جیسا کہ فرمایا۔

ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ

(مشکوٰۃ المصابیح ص۴۶۱)

خلافتِ راشدہ کا پہلا دور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے شروع ہوا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تیس سال جاری رہ کر مطابق حدیث "الخلافۃ ثلاثون سنۃ" (مشکوٰۃ کتاب الفتن) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم ہو گیا۔

یہ بات اس موقعہ پر ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ خلافتِ راشدہ کے دوسرے دور کا آغاز حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے ہونا مقدر تھی کیونکہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ ایسی خلافت ہے جو نبوت کے ساتھ منسلک ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ لیس بینی و بینہ نبیّ یعنی میرے اور مسیح موعودؑ کے درمیان کوئی اور نبی نہ ہو گا یہ اُمتِ محمدیہ کا متفقہ عقیدہ بھی ہے کیونکہ غیر احمدی علماء کرام بھی مسیح ابن مریم نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں محض تعیّنِ شخصیت کا اختلاف ہے پس خلافتِ راشدہ کا دورِ ثانی مسیح موعودؑ کی بعثت سے ہی وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں شارحینِ حدیث نے بھی آخری الفاظ۔ "خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" پر لکھا ہے کہ "الظاھر ان المراد بہ زمن عیسٰی والمھدی (حاشیہ مشکوٰۃ) کہ اس سے مُراد مسیح موعود و مہدی معہود کا زمانہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیثِ نبوی چودہ سو سال سے عظیم الشان پیشگوئی کے طور پر آج تک پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اس میں بتایا گیا تھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ قائم ہو گی پھر وہ ختم ہو جائے گی پھر تیغ کی بادشاہت ہو گی پھر زبردستی حکومت ہو گی پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی "ثم سکت" پھر حضور خاموش ہو گئے یہ تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں اور مسیح موعود کے دورِ بعثت کی خلافت کا دور جاری ہے جو قیامت تک قائم رہے گا جیسا کہ "سکت" کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے اور جیسا کہ "الوصیۃ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے

اسلامی تعلیمات میں مقام نبوت کے بعد مقام خلافت کو ہی سب سے بڑی عظمت حاصل ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین" (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۳۰) کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو یعنی تمام فتنوں اور بدعتوں کا علاج صرف یہ ہے کہ سنتِ نبوی اور سنتِ خلفاء راشدین کی اتباع کی جائے۔

اسلام میں اختلافات کا آغاز

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جو فتنہ اُٹھا تھا اس میں صحابہ کرام ہرگز ملوث نہ تھے بلکہ اس کی تمام تر ذمہ داری ان غیر تربیت یافتہ نو مسلموں پر تھی جو بعد میں فوج در فوج ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور ان منافقین پر تھی جو اسلام کا غلبہ دیکھ کر بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر اندر سے اسلام کے سخت مخالف تھے اس موقعہ پر حضرت حنظلۃ الکاتب نے فرمایا تھا

عجبت لما یخوض الناس فیہ
یرمون الخلافۃ ان تزولا
ولو زالت لزال الخیر عنہم
ولاقوا بعدھا ذلا ذلیلا
وکانوا کالیھود والنصاریٰ
سواءً کلھم ضلوا السبیلا

(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ ص۷۳)

کہ مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ چلی گئی تو مسلمان ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور بعد ازاں انتہائی ذلیل ہو جائیں گے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے کہ وہ سب ہی راہ حق سے بھٹک چکے ہیں۔

ان اشعار سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت صحابہ کرام کے قلوب میں خلافتِ راشدہ کے مقام کی پوری عظمت موجود تھی وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نو مسلموں کی یلغار اور منافقین کی بھرمار نے ناقابلِ تلافی نقصان اس عظمت کو پہنچا دیا تھا اور لوگ کھلے عام عزلِ خلافت کی بات سوچ رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یکے بعد دیگرے تین خلفاء راشدین مخالفین کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلافت کا بہت بڑا انعام بھی مسلمانوں سے چھن گیا یہ تاریخی حقائق ہیں کہ خلفاء راشدین نے اپنی جانیں

کی بازی لگا کر مقامِ خلافت کی حفاظت کی تھی مگر اس وقت کے مسلمان اپنی اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور خلافت کے بہت بڑے انعام سے محروم ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ پُرعظمت قانون اس پوری کائنات میں جاری و ساری دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی فرد یا قوم پر کوئی انعام نازل کرتا ہے تو اسی نسبت سے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالتا ہے اگر وہ فرد یا قوم اس انعام کی اہمیت و عظمت کے مطابق اس کی حفاظت نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس انعام کو چھین لیتا ہے۔

دورِ مجددیت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان اللہ عزوجل یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (مشکوٰۃ ص۳۶)

یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر سو سال کے بعد ایسے وجود قائم کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید فرماتے رہیں گے۔

گویا اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کا انتظام اور تجدیدِ دین کی کارروائی اجتماعی رنگ پر بھی ہے اور انفرادی رنگ پر بھی اجتماعی رنگ میں تجدیدِ دین کا اس وقت ہوتا ہے جب خلفاءِ راشدین کا باقاعدہ دور موجود ہو ان کی سُنت اُمت کے لئے سُنتِ نبوی کے ساتھ ساتھ قابلِ تقلید اسوہ ہے یہ سب خلفاء ایک ہاتھ پر جمع ہوں اور جانی و مالی قربانیاں کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہوں نبوت کے بعد یہ دور پھر نبوی سعادت کا دور ہوتا ہے۔

انفرادی تجدیدِ دین کا وقت تب شروع ہوتا ہے جب بدقسمتی سے جماعتِ مسلمین نعمتِ خلافتِ راشدہ سے محروم ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس حدیث کے مطابق اصلاحِ اُمت کے لیے انفرادی مجددین کے طریق کو جاری فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف چودھویں صدی کے مجدد ہی نہ تھے بلکہ مجددِ الفِ آخر مسیح و مہدی اور اُمتی نبی بھی تھے لیکن جہاں تک محض مجدد المائۃ کا سوال ہے وہ خلیفۂ راشد سے چھوٹا ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ تو مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۴۷ء)

خلافتِ راشدہ کا مقام

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ مقامِ خلافتِ راشدہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"امامت [illegible] خلافتِ راشدہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔"

(منصبِ امامت ص۴۷)

"خلیفۂ راشد سایۂ ربّ العٰلمین ہمسایۂ انبیاء و مرسلین سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایہ ملائکہ مقربین ہے دائرہ امکان کا مرکز تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور اربابِ عرفان کا افسر ہے اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔"

(منصبِ امامت ص۴۸)

ایک ناکام تمنا

مجدد المأۃ والی حدیث کے دور میں بھی مسلمان اس بات کے سخت متمنی رہے کہ پھر سے خلافتِ راشدہ کا دور عود کر آئے لیکن خلافتِ راشدہ چونکہ نبوت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے بعثتِ مسیح موعود سے قبل مسلمانوں کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے البتہ انہوں نے قلبی تسکین کے لئے بادشاہوں کو خلیفہ کا لقب دیکر روحانی پیاس بجھانے کی کوشش کی لیکن یہ نام نہاد خلافت بھی خلافتِ احمدیہ کے قائم ہونے پر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی چنانچہ لکھا ہے۔

"ترکانِ احرار کے اس لشکر جانباز نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء کو خشکی کی جانب سے نیم دائرہ کی شکل میں قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اور جنگی جہازوں نے تمام بحری گھاٹ اور ناکے روک لئے سلطانی محل کے محافظ دستے نے اس لشکر جرار کا مقابلہ کرنا چاہا مگر تین گھنٹہ کی معمولی گولہ باری کے بعد دشمنوں نے سفید جھنڈا بلند کر کے ہتھیار رکھ دئے اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان عبدالحمید خان ۳۳ سال کی پُرہیبت سلطنت کرنے کے بعد تخت سے معزول کئے گئے۔"

(تاریخِ اسلام جلد پنجم ص۸۲۵)

گویا ترکوں نے اس نام نہاد خلافت کا خود ہی خاتمہ کر دیا اس کے بعد ترکانِ احرار نے سلطان محمد خامس کی تاج پوشی کی اور اسے خلیفۃ المسلمین کا لقب دیا مگر یہ نام نہاد خلافت بھی جناب مصطفیٰ کمال پاشا کے ہاتھوں ختم ہو گئی موصوف نے اس کا خاتمہ اس اعلان سے کیا کہ:۔

"جب تک خلیفہ اور دار الخلافہ پر غیر اقوام کا ناجائز قبضہ ہے اس وقت تک سلطنتِ ترکی کی باگ ہمارے ہاتھ میں رہے گی۔"

(تاریخِ اسلام جلد پنجم ص۸۶۲)

اس اعلان کے ساتھ ہی خلافتِ عثمانیہ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ جب الٰہی نوشتوں کے مطابق خلافتِ راشدہ کا آغاز ہو گیا۔ اتمامِ حجت کے بعد تدریجاً نام نہاد خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا اس خاتمہ کے بعد بڑی کوششیں کی گئیں خلافت کمیٹیاں بنائی گئیں مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو خلیفۃ المسلمین کا تاج پہنانے کا پروگرام بنایا گیا مگر وہ ملک بدر ہوئے کس مپرسی کی زندگی گزاری اور اٹلی میں فوت ہو گئے فاروق سابق شاہ مصر کے سر پر بھی یہ تاج پہنانے کا پروگرام بنایا جا رہا تھا کہ وہ بھی ملک بدر ہوئے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد اہلحدیث فرقہ کے پیروکاروں نے کوشش کی کہ کم از کم پاکستان کی حد تک ہی کوئی خلیفۃ المسلمین ہو اہلحدیث کے دو علماء کرام خلافت کے دعویدار تھے بالآخر اہلحدیث کے علماء کرام کی مجلس میں یہ معاملہ پیش ہوا اس نے دونوں کو ہی نااہل ہونے کے خطاب سے نوازا شاہ فیصل کو خلیفۃ المسلمین بنانے کے لئے تو بعض غیر احمدی اخبارات ان کی تائید میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے [illegible] معاملہ بھی ختم ہو گیا اس کے مقابل [illegible] اپنی پوری عظمت و شوکت [illegible] نظمِ اسلام پر روشنی ڈال رہی ہے اور یہ حقیقت نکھر کر سامنے آ گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بتا رہی ہے کہ جہاں تک خلافتِ راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوت کا تعلق ہے آیتِ استخلاف کی رُو سے خلیفہ خدا ہی بناتا ہے لہٰذا دُنیا کی کوئی طاقت خلیفۂ راشد کو معزول نہیں کر سکتی مقام خلفاء راشدین کی یہ سُنتِ متقدّمہ اور اظہر من الشمس ہے کہ ان سب عالی مقام بزرگان نے جان کی بازی لگا کر مقامِ خلافت کی حفاظت اپنے آخری دم تک اور آخری قطرہ خون تک کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے خلاف جب بعض لوگوں نے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں تو آپ نے بڑھاپے میں مردانہ وار ان کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اسے آپ کھڑا کرے گا تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو مرتدوں کی طرح تم کو سزا دیں گے۔"

(تقریر لاہور بدر ۴ ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافتِ اولیٰ کے دور میں ہی اپنا سب کچھ قربان کر کے مقامِ خلافت کی حفاظت کا بیڑا اُٹھا لیا تھا اور یہی مقدس وجود تھا جس نے واقعی منکرینِ خلافت کو مرتدوں کی طرح سزا دیں یہی پیغامی گروہ نے "پیغامِ صلح" کے ذریعہ جب مقامِ خلافت کے خلاف مہم چلائی تو آپ نے اس فتنہ کے ازالہ کے لئے (باقی ص [illegible] پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بارے میں

چند گراں قدر آراء!

ترتیب وپیشکش مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر۔ وقفِ جدید ربوہ۔

۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء تاریخِ احمدیت کا وہ اہم دن ہے جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین حضرت مولانا الحاج حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دنیائے فانی سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ آپؓ کی شخصیت جماعتِ احمدیہ کے لئے بڑی برکات کا باعث رہی آپؓ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سب سے پہلے بلا کسی دلیل کے صفتِ صدیقیت پر عمل کرتے ہوئے قبول فرمایا اور یہ اطاعتِ امیر اس قدر ترقی کرتی چلی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؓ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

”وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور .... جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب وغریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف گردنوں کو لمبا کرتے ہیں وہ حق کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے ..... اور سب حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی سو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر وصحت وثروت میں برکت دے۔ خدا تعالیٰ کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام ومفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں اور میں اس کے علم اور حلم کو دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے وہ دینِ متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دنیا وآخرت میں اس پر رحم کر۔ اے ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔“

(ترجمہ از آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۸۵ تا ۵۸۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

”میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔“ (ترجمہ از حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۶)

آپ نے بھی انصار دین میں وہ نام اور مقام پیدا کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی خواہش کی کہ کاش اس امت کا ہر فرد نورالدین کا مقام حاصل کر لیتا چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامّت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

(نشانِ آسمانی صفحہ ۴۶)

تحریک علی گڑھ کے بانی سر سید احمد خان صاحب اپنے ۸ر مارچ ۱۸۹۷ء کے خط میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

”آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟ سر دست میں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ سوال آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا۔ مگر ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدت شہود کے مستقر اور وحدتِ وجود میں ساکت تھے اس لئے اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہو جاتا ہے۔“ (الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۳۴ء)

ایک مقدمے میں جب آپ گواہی کیلئے پیش ہوئے تو صاحب عدالت افسر کرنل ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے آپ کے متعلق کہا ”خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ میں مسیح موعود ہوں، تو میں پہلا شخص ہوں جو اس پر پورا پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔“

(واردات احمد عبدیت بدر نمبر دوم صفحہ ۹۴)

پاک وہند کے مشہور صحافی اور ناول نگار ایم اسلم مارچ ۱۹۱۳ء میں قادیان تشریف لائے وہ آپ کے عشقِ قرآن کے متعلق اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں۔

”مولوی نورالدین صاحب نے جو بوجہ مرزا صاحب کے خلیفہ ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسلّمہ پیشوا ہیں جہاں تک میں نے دو دن ان کی مجالس وعظ ودرس قرآن شریف میں رہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا ہے مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصتہً اللہ کے اصول پر نظر آیا کیونکہ مولوی صاحب کا طرزِ عمل قطعاً ریا سے پاک ہے۔ اور ان کے آئینہ دل میں صداقتِ اسلام کا ایک ایسا زبردست جوش ہے جو معرفتِ توحید کے شفاف چشمے کی وضع میں قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعے ان کے بے ریا سینے سے اُبل اُبل کر تشنگانِ معرفتِ توحید کو فیض یاب کر رہا ہے اگر حقیقی اسلام قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صادقانہ محبت جیسا کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی یہ نہیں کہ وہ تقلیداً ایسا کرتے پر مجبور ہے نہیں بلکہ وہ ایک ایسا زبردست فیلسوف انسان ہے اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تفسیر قرآن مجید کی میں نے ان سے درسِ قرآن مجید کے موقعہ پر سنی ہے غالباً دنیا میں چند آدمی ایسا کرنے کی اہلیت اس وقت رکھتے ہوں گے مجھے زیادہ تر حیرت اس بات کی ہوئی کہ ایک اسی سالہ بوڑھا آدمی صبح سویرے سے لے کر شام تک جس طرح لگاتار سارا دن کام کرتا رہتا ہے وہ متعدد طور پر آجکل کے تندرست اور قوی ہیکل دو تین نوجوانوں سے بھی ہونا مشکل ہے۔ میں کام کرنے کے متعلق مولوی صاحب کو غیر معمولی طاقت کا انسان تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے فرائض کی ادائیگی میں اسے خیر القرون کے قدسی صحابہ کا پورا پیرو کہنے میں اگر منافقت کروں تو یقیناً میں صداقت کا خون کرنے والا ہو جاؤں مولوی صاحب کی تمام حرکات وسکنات میں صحابہ علیہم السلام کی سادگی اور بے تکلفی کی شان پائی جاتی ہے اس نے نہ اپنے لئے کوئی تمیزی نشان مجلس میں قائم رکھا ہے اور نہ کسی امیر وغریب کے لئے اور نہ تسلیم یا کورنش جیسی پیر پرستی کی نقشہ کو وہاں جگہ دی گئی ہے۔“

(بدر ۱۳ر مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۶)

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کی وفات پر جہاں جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل نے آپؓ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا وہاں دیگر مسلم اخبارات اور رسائل نے اس عالم باکمال کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا چنانچہ کشمیری میگزین نے لکھا:۔

”نہایت رنج وافسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ مولوی نورالدین صاحب جو ..... بلحاظ علم وفضل مسلمانوں کے مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ر مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مولوی نورالدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نورالدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا۔“ (کشمیری میگزین ۱۲ر مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار بھارت نے لکھا:۔

”آپ درویش منش، منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔“

(بھارت ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء)

دنیائے صحافت کے ایک روشن ستارہ اور ہندوستان کے مشہور اخبار وکیل نے لکھا:۔

”مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین تھے آپ کے علم وفضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے حلم وبردباری کا عام شہرہ تھا ان کی روحانی عظمت وتقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے۔“

(وکیل ۱۸ر مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار زمیندار نے یوں تحریر کیا:۔

”مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت وحذاقت،

اور کیا بلحاظ سیاحت علم و فضیلت و قابلیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے علم سے اُن کو عشق تھا اور فراہمی کتب کا خاص شوق تھا ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور تھا مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گزارا اور آخری حصہ قادیان میں۔"

(وطن ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار زمیندار نے آپ کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔

"آج ہندوستانی برقی خبروں میں یہ خبر عام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی دوستوں میں نہایت رنج و افسوس سے پڑھی جائے گی کہ حکیم مولوی نورالدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو کئی ہفتے مسلسل علالت کے بعد دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مولوی حکیم نورالدین ...... مرزا غلام احمد مغفور کے جانشین تھے اس لئے احمدی حضرات کو ان کی وفات سے ایسا شدید صدمہ ہوگا۔ جو انہیں مدت مدید تک بے قرار رکھے گا اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نورالدین کی شخصیت اور قابلیت، فی نفسہٖ اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ برسوں کی گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کرتا ہے۔ الحق! اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے افسوس ہے کہ آج ایک زبردست عالم ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے ہم اس حادثہ الم انگیز میں احمدی دوستوں سے ... ہمدردی ... الم کی یہ ... گو ... دل ... ہیں ... ارحم الراحمین مولوی حکیم نورالدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے معتقدین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔"

(زمیندار ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ)

اخبار مسافر آگرہ لکھتا ہے۔

"گو ہمارے اور ان کے خیالات میں اصولاً اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی اور قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ تو کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کو دلی ... اشاعت اسلام کا بڑا شوق اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے۔"

(مسافر آگرہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار آفتاب نے یوں لکھا۔

"احمدی جماعت کے ...... مولوی حکیم نورالدین نے جو ایک متبحر عالم اور جید فاضل تھے کئی ہفتے کی مسلسل علالت کے بعد جمعہ مبارک کے دن ٹھیک ... دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اپنے احمدی دوستوں سے اس قومی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے اور بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں صبر عطا فرمائے۔"

(آفتاب ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

میونسپل گزٹ لکھتا ہے۔

"مرحوم جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد و اتقا کے لحاظ سے مرزائی جماعت کے لئے واقعی ایک پاکباز ستودہ صفات خلیفہ تھے لیکن اگر ان کے مرزائیانہ مذہبی عقائد کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عالم متبحر و جید فاضل تھے کلام اللہ سے جو آپ کو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف آشکار فرمانے میں گزارا بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ حکمت میں آپ کو خاص دستگاہ تھی۔ اسلام کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے۔ بہرحال آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔"

(میونسپل گزٹ ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار مشرق رقمطراز ہے:-

"احمدی سلسلہ میں اور عام طور پر مسلمانوں میں اپنے تبحر علمی اور زہد و اتقا کی قبولیت سے نہایت محترم اور اسلام کے حامی اور ان کی اشاعت میں کوشاں تھے ان کی زندگی میں ایسے بڑا رہا مرحلے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور اہل ... نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے اور ان کی زندگی اسلام کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔"

(مشرق ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

رسالہ البلاغ لکھتا ہے:-

"الوداع اے نور دین!"

مجھے افسوس ہے کہ تحریک احمدیت کے کاروانِ سالار و حقائق معنوی کے نباض مولوی نورالدین کی قلمی تعزیت ... سے پہلے نہ پہنچ سکی۔

ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد و تورع کے عملی مظاہر کا گنجینہ تھی اب ہم میں نہیں ہے۔ معارف دینیہ اور دقائق طبیہ کے ساتھ ایک پُر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحیفہ آسمانی سے لے کر تمام انسانوں پر محیط تھا نورالدین کو ایک ایسی اونچی نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں انسانی جذبات کا طلسم سرآشکار ہو جاتا ہے یہی باعث تھا کہ اس کے معانی پرور تکلم کا ایک ہلکا سا تموج کسی مخالف کی فضول پرور بلند آہنگیوں پر ایک مہر سکوت بن جاتا تھا ... تمام آب و گل جوشش دینی و وسعت علمی کا ایک پُر ندرت مجموعہ تھی اور اس کی جال بیدار نظر ایک پُر جذب کمند حکمت تھی اس کے حکیمانہ تجسس نے کمال تورع کے ساتھ مل کر لطائف سپہری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی اور حکمت ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطح علمیت پر فائز ہو گیا تھا اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا اور اس کے لیل و نہار اسی جہد دینی کے پُر مشقت مظاہر میں وقف ہو گئے ہیں بے شبہ جس پُر خلوص ایثار اور شیفتہ پرستگی کے ساتھ اس نے اپنے عہد کا ساتھ دیا اس کی نظیر بجز تذکرہ ہائے اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی مسیحا گر عمل نشین ذات سے نتائج مرگ کی وابستگی اور مہدی و عیسیٰ کے خصائص کا ایک ذات میں اجتماع مہدی ارباب اسلام کے لئے آشوب شوریدگی اور احتجاج کا ایک تلخ پیام تھا اور جس پُر خروش شدت کے ساتھ اہل اسلام کی جانب سے اس پیر خرابات نکتہ آفرینی کا تخالف تھا وہ ایک آتشیں آفرین ادائے رعد کی طرح تھا لیکن نور دین کا پیمانِ عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزیوں کے باوجود بر پیوستگی استوار رہا اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا۔ اس کی پُر خلوص استقامت سے بعید تھا کہ وہ پایان عمر تک اس سنگ آستاں سے جدا ہو جہاں اس کی پُر محنت کاوشوں کی بالینِ آسائش ملی تھی اگرچہ میں اپنے ادراک کو تحریک احمدیہ کی بعض نکتہ آفرینیوں کا ہم وفاق نہیں دیکھتا لیکن اس پرگداز شورش روحانی پر محو حیرت ہوں جس کے پُرتپش غلغلے بہت سے متحیر جذبات کو گریہ محبت سے آشنا کر گئے ...... لطف ازل اس کی خاک پر سایہ فگن ہو۔"

(رسالہ البلاغ ماہ جولائی ۱۹۱۴ء از مالیر کوٹلہ)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء)

احبابِ جماعت کیلئے

صد سالہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرمایا ہے جو درج ذیل ہے

(۱) جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے [illegible] مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۲- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(۶) ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرماتے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم [illegible] پر آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

سربراہ کا نفرنس میں اُٹھانے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن افسوس ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی ہوتی بھی کیسے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر فرمایا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ ..... (النور والنور ۵۶) اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اس آیت کے مطابق جن کا ایمان اور اعمال صالحہ نہیں ان کو خلافت کا الٰہی انعام کیسے مل سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضرور ہے مگر "ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ" اگر ایمان اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو یہ وعدہ بھی پورا نہ ہوگا

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متذکرہ بالا احادیث سے واضح ہو چکا ہے کہ حضور نے جہاں مسلمانوں کے انحطاط کی خبر دی تھی وہاں آپ نے یہ بشارت بھی عطا فرمائی تھی کہ "امام مہدی" کے ذریعہ دین کو زندہ کیا جائے گا اور شریعت کو قائم کیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ ایسی جماعت کا قیام ہوگا جو ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کو پورا کرتے ہوئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے انعام کی مستحق قرار پائے گی چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مہدی معہود کا ظہور ہو کر قیام شریعت اور احیاء دین کا کام شروع ہو چکا ہے اور اس کی تبلیغ و اشاعت اب بفضلہ تعالیٰ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے زیر سایہ اکناف عالم میں ہو رہی ہے۔ یہ دور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ و جانشین سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا دور ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے موجودہ دور میں آپ ہی کی خلافت وہ حبل اللہ ہے جس کو پکڑ کر تمام تفرقوں اور انتشار سے بچا جا سکتا ہے۔

پس آج مسلمانوں کے مسائل کا حل اسی میں ہے اور بھلائی اسی میں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کو تسلیم کریں۔ ان کے تمام دینی و دنیوی اختلافات وقت کے اس برگزیدہ مامور اور اس کے ذریعہ قائم ہونے والے بابرکت نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے سے حل ہو سکتے ہیں جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ دور کے لئے "حکم و عدل" قرار دیا ہے اور جس سے گریز اختیار کر کے یو این او۔ رابطہ عالم اسلامی یا غیر جانبدار ممالک کی تنظیم کی طرف بھاگ کر بھی مسلمانوں نے آج تک سوائے ناکامی کے نہ کچھ حاصل کیا ہے اور نہ کر سکیں گے ان کا یہ انحراف یقیناً آنحضرت صلعم کی نافرمانی کے مترادف ہے کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان بن کر نہ قیامت تک آپسی انتشار سے نجات پا سکتے ہیں اور نہ ہی دشمن کے مقابلہ میں اپنی شکست کو فتح میں بدل سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطاب میں مسلمانوں کو عموماً اور جماعت احمدیہ کے افراد کو خصوصاً مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔"
(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام اور بنی نوع انسان کو قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو سمجھنے کی بصیرت اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مقام خلافت کی عظمت و حفاظت : بقیہ صفحہ (۱۲)

نہایت ناسازگار حالات میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "الفضل" جاری فرمایا اور "پیغام صلح" جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے "پیغام جنگ" قرار دیا تھا کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا کر مقام خلافت کی حفاظت کی۔ جب حضور کے منبر آرائے خلافت ہونے پر منکرین خلافت کھل کر سامنے آگئے تو حضور نے زندگی بھر ان کو عبرتناک سزائیں دے کر پسپا کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر ہونے کے اعتبار سے مسئلہ خلافت کو اس طور سے حل فرما دیا کہ اس میں اس طرح کوئی ابہام باقی نہ رہا۔ جبکہ صحابہ کرام کا پہلا اجماع وفات مسیح پر ہوا تھا اور دوسرا اجماع استقرار خلافت پر ہوا تھا اور مقام خلافت اور احمدیت پر ہونے والے بیرونی حملوں کا بھی مردانہ وار مقابلہ کر کے مقام خلافت کی حفاظت فرمائی ع

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کچھ اس انداز سے مقام خلافت کی حفاظت فرمائی ہے کہ جس کے نتیجہ میں غلبہ اسلام کے روشن نقوش سامنے آ گئے ہیں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خلافت ثالثہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفہ ثالثہ بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"
(خلافت حقہ اسلامیہ)

۱۹۷۴ء میں پیپلز پارٹی اور مسٹر بھٹو کی حکومت خلافت ثالثہ اور احمدیت سے ٹکرائی تمام دنیا اس کی چشم دید گواہ ہے کہ مسٹر بھٹو اور پیپلز پارٹی کی حکومت، اس کے اراکین، اس کے متعلقین کا کیا انجام ہوا اور اب اس کے دور اقتدار کے مرتبہ قانون کے بھی پرخچے اڑ گئے ہیں۔ وہ قانون جس میں ترمیم کر کے ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر حکومت نے اپنی جہالت کا بہت بڑا ثبوت مہیا کیا تھا ؎

پھیلتا ہوگا وہ دو ہاتھوں سے کہہ کے مر گئے
جب تمہارے جہل کے پرگند ہوں گے آشکار

بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس مردانہ انداز میں مقام خلافت کی حفاظت کی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور اس کے بعد تمکین دین اور امن بعد الخوف کے جو پر شکوہ دروازے کھلتے چلے جا رہے ہیں وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں خلافت راشدہ کے دور اول اور دور ثانی میں یہ حقیقت ہمیں یکساں دکھائی دیتی ہے کہ ہر خلیفہ راشد کے مقدس وجود نے بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے مردانہ وار مقام خلافت کی حفاظت کی ہے اور یہ متفقہ سنت خلفاء راشدین جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ایک عظیم سبق دے رہی ہے کہ ہماری عظیم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ مقام خلافت کو سمجھیں اور اس کی والہانہ عظمت کریں۔ بلاشبہ اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے مگر اس کا نظارہ عالم کے ہر شعبہ میں ہر قابل غور کا ہر فرد دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جتنا بڑا انعام کسی قوم کو دیتا ہے اسی کی نسبت سے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی قوم پر ڈالتا ہے اور جو قوم اپنی ذمہ داری کو حتی الامکان ادا نہیں کرتی اس سے وہ انعام چھین لیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں اور ہماری نسلوں کو توفیق دیتا چلا جائے کہ ہم مقام خلافت کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کے لئے ہر قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کرتے چلے جائیں جو اس مقدس مقام کے شایان شان ہوں۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو یا ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے "فدیۃ الصیام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عملوں میں رہ گئی ہو وہ اس قربانی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی تمام رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے نام ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔

سورو میں مجالس اطفال الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا

چھٹا سالانہ اجتماع

امسال جماعت احمدیہ سورو میں صوبہ اڑیسہ کی تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۷ تا ۱۸ احسان (جون) ۱۳۶۱ ہش ۱۹۸۲ء منعقد ہونا قرار پایا ہے تمام صوبائی مجالس سے اس موقعہ پر اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوانے کی اور اجتماع کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: شمس الدین خان
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سورو اڑیسہ

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۹/۵/۸۲ کو مکرم رشید احمد صاحب اختر ابن مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ عزیزہ عارفہ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کے ساتھ قادیان ہی میں ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ بارات مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کے مکان پر پہنچی۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ پھر مورخہ ۱۲/۵/۸۲ کو مکرم رشید احمد صاحب اختر نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۴/۲/۸۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ قانتہ عدیلہ سلمہا بنت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید قادیان کا نکاح عزیز منیر احمد ملہاؔ ابن مکرم فخر الدین صاحب درویش مرحوم کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے موقعہ کی مناسبت سے ایک مختصر مگر جامع خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے محترم ملک صاحب کی بعض نمایاں جماعتی خدمات کا مختصراً تذکرہ کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(۲) — مورخہ ۱۶/۵/۸۲ کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ مقیم پڈکوٹ نے عزیزہ تصویر بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ بڈھا نول کا نکاح مکرم نثار احمد صاحب بٹ ابن مکرم محمد شفیع صاحب ساکن بڈھا نول کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اس موقعہ پر احباب جماعت و مستورات کے علاوہ کم و بیش ایک سو غیر از جماعت معززین بھی موجود تھے جانبین نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں جزاہم اللہ خیراً

(۳) — مورخہ ۴/۴/۸۲ کو مکرم شیخ خلیب احمد صاحب نے مکرم سید سلام الدین صاحب ابن مکرم سید حکیم الدین صاحب مرحوم ساکن سورو اڑیسہ کا نکاح عزیزہ زینت النساء سلمہا بنت مکرم حاجی نبی بخش صاحب آف سورو کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا مکرم سید سلام الدین صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ادارہ)

مہدی موعودؑ کی پیشگوئیاں دربارہ خلافتِ ثالثہ —— بقیہ صفحہ ۸

اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

"وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور رحمت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے"۔

یہ آسمانی خبر از حق بلالؓ (افریقہ) میں "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کے ذریعہ نہایت آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے۔ اور اسلام اور خدمتِ انسانیت کی تاریخ میں ایک نیا سنہری باب ہے۔ یہ آسمانی منصوبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۱۹۷۰ء کے شہرۂ آفاق سفر مغربی افریقہ کے دوران جاری فرمایا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے گیارہ سالوں میں اتنی لاتعداد برکتوں سے نوازا ہے کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اس وقت نائیجیریا، غانا۔ گیمبیا۔ لائبیریا اور سیرالیون کے اندر ۱۸ شاندار ہسپتال اور ۲۳ عظیم الشان سکول نہایت وسیع پیمانے پر دن رات خدمتِ خلق میں سرگرمِ عمل ہیں۔ اور ان کے طبی اور تعلیمی کارناموں کی ہر طرف دھوم مچی ہوئی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ان ممالک کی ممتاز و مقتدر شخصیات بلکہ سربراہانِ مملکت بھی ان کی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔

(۱۷)
قرآن کریم کی عالمی اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں لالہ بھیم سین صاحب وکیل کو قرآن عظیم پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس نے ان کو یہ خواب سنایا کہ:-

"آج رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے۔ اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو"۔

(سیرت احمدؑ مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ صفحہ ۱۸۲ - ۱۸۳)

جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت اقدس کو عطا ہوئی اور جسے کل کائنات میں پہنچانے کا حکم دیا گیا وہ قرآن مجید ہی تھا۔ جس کی خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں گزشتہ تمام خلافتوں سے بڑھ کر اشاعت ہوئی ہے۔ اور کلام اللہ کے پھیلانے کا یہ سلسلہ روز بروز تیز ہو رہا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب قرآنی انوار سے ساری دنیا منور ہو جائے گی۔ اور علوم قرآنی تمام آفاق پر محیط ہو جائیں گے۔ اور ہر ملک، ہر قوم بلکہ ہر دل پر قرآن ہی کی حکومت ہو گی۔ انشاء اللہ۔

الغرض خلافتِ ثالثہ آج مرکزِ تجلیات ہے جہاں خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اے کاش دیکھنے والی آنکھیں، سوچنے والے دل اور اعلانِ حق کرنے والی زبانیں ہوں!!

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار؟
تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار!
(المسیح الموعودؑ)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٭

Registered with the registrar of news paper for India at No. R. N. 61/57

Regd. No. P/G. D. P-3

Phone No. 35

KHILAFAT NUMBER

The Weekly **BADR** Qadian 143516

Editor:—Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor:- Jawaid Iqbal Akhtar

Price Rs.1-00

VOL No.31 | 25th, RAJAB 1402* 20th HIJRAT 1361* 20th May 1982 | ISSUE No,20

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"علم کا حاصل کرنا ھر ایک مسلمان پر فرض ہے" (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"بابرکت علم وہ ہے جو عمل کے مرتبہ میں اپنی چمک دکھاوے اور منحوس علم وہ ہے جو صرف علم کی حد تک محدود ہو۔ کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

ارشادِ نبوی ؐ

اِحْفَظْ لِسَانَكَ۔ تو اپنی زبان کی حفاظت کر (حدیث)

بہتان۔ جھوٹ اور غیبت سے۔ لڑائی اور فساد کی باتوں سے۔ فحش اور گندہ کلامی سے ——!!

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

مرنٹ ٹائیٹل راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپا۔ ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۸۲ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی-۳